بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳	۲۳ ماہ اخاء ۱۳۲۴ ہش	۱۶ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ	۲۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۴۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۲ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کمر کے درد میں پہلے کی نسبت آرام ہے۔ مگر بخار ابھی ہے۔ اور طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— آج شام کی ٹرین سے مولوی نور الحق صاحب انور مولوی فاضل واقف تحریک جدید۔ تبلیغ احمدیت و اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے عازم یوگنڈا (مشرقی افریقہ) ہوئے۔ مجاہد موصوف کو رخصت کرنے کے لئے سٹیشن پر مجمع کثیر موجود تھا۔ مولوی صاحب نے تمام دوستوں سے مصافحہ اور بعض سے معانقہ کیا۔ جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظم تبلیغ بیرون ہند نے تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔ کئی احباب نے پھولوں کے ہار اپنے مجاہد بھائی کے گلے میں ڈالے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کے لئے دعا کریں۔

— آج ۱۰ بجے صبح بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں مولوی نور الحق صاحب انور کے اعزاز میں اساتذہ و طلبہ جامعہ احمدیہ مدرسہ احمدیہ اور واقفین تحریک جدید کی طرف سے ایک ٹی پارٹی دی گئی۔ مولوی عبد الاحد صاحب نے جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں مولوی صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے [illegible]

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

ہمارا پاک قرآن اور پاک اسلام

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی جگہ لکھا ہے۔ اور بارہا ذکر بھی فرماتے تھے۔ کہ قرآن شریف چونکہ خدا کی آخری شریعت ہے اس لئے اسے ایک روحانی عالم کے رنگ میں بنایا گیا ہے۔ جس کے اندر بے شمار علمی اور روحانی خزانے مخفی ہیں۔ جو حسب ضرورت زمانہ اور حسب استعداد متفکرین ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ بلکہ جس طرح ہمارا مادی عالم ہر زمانہ کی مادی ضروریات کو پورا کرتا رہا ہے۔ اور کرتا رہیگا۔ حتیٰ کہ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کے زمانہ میں بھی یہی مادی عالم دنیا کی محدود اور سادہ ضرورتوں کا ذخیرہ تھا۔ اور اب موجودہ ترقی یافتہ دنیا کی وسیع اور گوناگوں ضرورتوں کا سامان بھی اسی مادی عالم میں سے نکلتا چلا آرہا ہے۔ اسی طرح یہ روحانی عالم یعنی قرآن مجید بھی تمام زمانوں کی روحانی ضروریات کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ جو ما ننزّل الا بقدر معلوم کے اصول کے ماتحت ہر زمانہ کی حاجت کے مطابق ظاہر ہوتی رہی ہیں۔ اور ہوتی رہیں گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان کثیر التعداد علمی اور روحانی خزانوں کو ظاہر فرمایا ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے لئے ازل سے قرآن شریف کے اندر ودیعت کئے گئے تھے۔ اور یہ سلسلہ انشاء اللہ سچے مومنوں کے ساتھ قیامت تک چلا جائیگا۔

اسی تعلق میں ایک چھوٹا سا تازہ واقعہ احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتا ہوں کہ کس طرح قرآن شریف کے مختصر اور بظاہر سادہ الفاظ میں وسیع معانی مخفی ہوتے ہیں۔ گزشتہ رمضان کے مہینہ میں جبکہ میں ڈلہوزی میں تھا۔ ایک دن غروب آفتاب کے قریب قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا۔ تو میں نے اس تلاوت کے دوران میں سورۃ بلد کی مندرجہ ذیل آیات بھی پڑھیں:۔

الم نجعل لہ عینین۔ ولساناً وشفتین۔ وھدینٰہ النجدین۔ فلا اقتحم العقبۃ۔ وما ادراک ما العقبۃ۔ فک رقبۃ۔ او اطعامٌ فی یوم ذی مسغبۃ۔ یتیماً ذا مقربۃ۔ او مسکیناً ذا متربۃ۔

یعنی کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں نہیں دیں۔ اور ایک زبان اور دو ہونٹ عطا نہیں کئے۔ اور اسے بلندی کے راستے نہیں دکھائے؟ مگر افسوس کہ پھر بھی وہ پورے زور اور سرعت کے ساتھ اس بلند گھاٹی کی طرف قدم نہیں بڑھاتا (جو خود اسی کی ترقی کے لئے مقرر کی گئی ہے۔) اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ بلند گھاٹی کیا ہے؟ سنو کہ وہ بنی نوع انسان کی گردن کو (ظاہری اور باطنی) غلامی سے آزاد کرانے اور بھوک اور قحط کے اوقات میں کھانا کھلانے میں مرکوز ہے (خصوصاً) ایسے یتیم کو کھانا کھلانا جو یتیم کے علاوہ رشتہ داری کا حق بھی رکھتا ہو۔ اور پھر ایسے بے بس مسکین کو کھانا کھلانا جو غربت کے علاوہ اپنی انتہائی پستی میں خاک افتادہ بھی ہے“

جب میں ان آیات پر پہونچا۔ جن میں یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کا ذکر ہے۔ تو میں نے خیال کیا۔ کہ ہمارا خدا یتیموں اور مسکینوں کا کتنا زبردست حامی ہے کہ ان کی خدمت کو ایک روحانی گھاٹی کے طور پر ظاہر کر کے گویا انسانی منجات کا ذریعہ قرار دیدیا ہے مگر ساتھ ہی میرے دل میں یہ کھٹک پیدا ہوئی۔ کہ ایک یتیم رشتہ دار کو صرف روٹی دے دینا یا ایک خاک افتادہ مسکین کو صرف کھانا کھلا دینا بے شک ایک قابل قدر نیکی ہے مگر یہ کوئی ایسی اعلیٰ درجہ کی نیکی نہیں۔ جسے گویا ایک عظیم الشان روحانی گھاٹی کے لفظ سے تعبیر کیا جائے۔ خصوصاً جبکہ محض کھانا کھلانا ایسے رنگ میں بھی ہو سکتا ہے جس طرح کہ مثلاً اعلیٰ ذات کے ہندو نیچ ذات کے لوگوں کو روٹی دیتے ہیں جس میں ہمدردی اور اعانت کی بجائے تحقیر کا پہلو زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ کیونکہ اس ڈر سے کہ کہیں اس غریب کے جسم کا کوئی ناپاک حصہ ان کے پاک جسم کے ساتھ نہ چھو جائے وہ خود تو پرے پرے سمٹتے جاتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ کو لمبا کر کے اس غریب کی طرف روٹی پھینک دیتے ہیں۔ بلکہ میں نے خیال کیا۔ کہ محض روٹی دینا تو اس رنگ میں بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جیسے کوئی شخص کسی گلی کے کتے کو روٹی ڈال دیتا ہے۔ پس میرے دل نے کہا کہ اسلام کا رحیم و کریم خدا محض کھانا کھلانے کی نیکی کو اس شاندار صورت میں پیش نہیں کر سکتا جیسا کہ ان آیات میں کیا گیا ہے۔ خصوصاً جبکہ قرآن نے مسکیناً کے لفظ کے ساتھ ذا متربۃ کے الفاظ بھی زیادہ کئے ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ ایسا مسکین جو اپنی پستی میں گویا خاک افتادہ ہے۔ اور مٹی کے اندر لت پت ہو رہا ہے۔ کھانا کھلانا بے شک ایک بھوکے کی بھوک کا علاج تو ہے اور اپنے اندر قابل تعریف ہے۔ مگر یہ جو خدائے حکیم نے مسکیناً کے لفظ کے ساتھ ذا متربۃ کے الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ یعنی ”خاک افتادہ“ مسکین۔ سو اس خاک افتادگی کا بھی تو کوئی علاج مذکور ہونا چاہیئے۔ ورنہ نیکی ادھوری رہے گی۔ اور بیماری کا ایک حصہ اسی طرح قائم چلا جائیگا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں اسی فکر میں غلطاں و پیچاں تھا۔ کہ اچانک بجلی کی طرح میرے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ لغت میں اطعام کا لفظ دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ اسی لفظ کے مفہوم میں ذا متربۃ کی حالت کا بھی کوئی علاج موجود ہو۔ اور جب میں نے لغت کو دیکھا تو میری روح اپنے حکیم و علیم خدا کے سامنے بے اختیار ہو کر سجدہ میں گر گئی کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ عربی زبان میں اطعام کے معنی صرف کھانا کھلانے کے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ دو پودوں کو آپس میں ملا کر پیوند کے ذریعہ باندھ دینے کے بھی ہیں۔ چنانچہ منجد میں (اس وقت سفر کی حالت میں یہی چھوٹی سی لغت میرے پاس تھی) اطعم الغصن کے یہ معنے لکھے تھے کہ:۔

وصل بہ غصناً من غیر
شجرۃ لیکون من جنس الشجرۃ
الماخوذۃ منھا ذالک الغصن
"یعنی اطعم الغصن کے محاورہ کے
ماتحت اطعام کے یہ معنی بھی ہوتے
ہیں کہ ایک پودے کی شاخ کو دوسرے
پودے کیساتھ اس طرح جوڑ دیا جائے
کہ موخر الذکر پودا مقدم الذکر پودے
کے ساتھ پیوند ہو کر اس کا ہم جنس
ہو جائے"۔

اس وقت مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مبارک ارشاد یاد آیا جو حضور نے ایک دفعہ میاں عبد اللہ صاحب سنوری مرحوم کو مخاطب کر کے فرمایا تھا اور وہ سیرۃ المہدی میں چھپ چکا ہے۔ کہ "میاں عبد اللہ! جہاں قرآن شریف میں کوئی عبارت کھٹکے اور کوئی اعتراض پیدا ہوتا نظر آئے تو سمجھو کہ وہیں یا اس کے آس پاس کوئی خاص علمی یا روحانی خزانہ مخفی ہے"۔ میں نے درود بھیجا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جن کے ذریعہ اس زمانہ میں قرآنی علوم کا ظہور ہوا اور میں نے درود بھیجا آپ کے آقا اور مقتدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے ذریعہ ہمیں ایسی مبارک کتاب حاصل ہوئی جس میں بنی نوع انسان کے پست حال طبقہ کی صرف مالی بہبودی کا ہی سامان موجود نہیں بلکہ ان کے جذبات کے احترام اور ان کی گری ہوئی ذہنیتوں کے بلند کرنے کا بھی پورا پورا انتظام موجود ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ قرآن اس خدا کا کلام ہے۔ جو اسی طرح غریبوں کا بھی خدا ہے۔ جس طرح کہ وہ امیروں کا خدا ہے اور جب کہ قرآنی وحی کا منزل علیہ وہ پاک انسان ہے جس کی زبان پر اس دنیا میں آخری الفاظ یہ تھے کہ:۔

الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم
"یعنی دیکھنا میرے بعد (خدا کے حق)
نماز کو اور (مخلوق کے حق) غلاموں
اور بے بسوں کی امداد کو نہ بھول جانا"۔

اب گویا قرآنی آیات اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ۔ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ کے پورے معنی یہ ہوئے کہ بھوک اور تنگی کے ایام میں کھانا کھلاؤ۔ یتیموں کو جو تمہارے قریبی ہیں اور کھانا کھلاؤ مسکینوں کو جو اپنی پستی میں خاک افتادہ ہیں مگر یہ کھانا کھلانا اس طرح نہیں ہونا چاہیئے جس طرح ایک فرعون فطرت انسان اپنے دروازہ پر آنے والے سوالیوں کو کچھ دے دیتا ہے۔ اور خود اپنے ناک پر رومال رکھتے ہوئے ان سے پرے پرے ہٹتا جاتا ہے۔ یا جس طرح ایک شخص کسی کتے کو کوئی روٹی کا ٹکڑا ڈال دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی اسے دھتکارتا بھی جاتا ہے۔ بلکہ یہ کھانا کھلانا اس طرح ہونا چاہیئے جس طرح دو پودوں کی شاخیں پیوند کے ذریعہ آپس میں ملا دی جاتی ہیں۔ یتیم کو اس لئے کہ وہ ذا مقربۃ ہے۔ اور ہمارے ہی جسم کا ایک حصہ بے سہارا ہو کر کٹ چکا ہے۔ اور مسکین کو اس لئے کہ وہ ذا متربۃ ہے اور جب کسی قوم کا کوئی حصہ اتنا گر چکا ہو کہ گویا خاک میں لت پت ہو رہا ہے تو اسے محض روٹی دے دینا اور اسے مٹی میں سے اٹھانے کا انتظام نہ کرنا گویا بنی نوع انسان کے ایک عضو کو کاٹ دینا ہے۔ جو بالآخر ساری قوم کی تباہی کا موجب بن جاتا ہے۔ ہندوؤں نے کاسٹ سسٹم اور ذات پات کے ظالمانہ اصول مقرر کر کے اپنی قوم کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ حضرت عیسیٰؑ نے "بچوں کی روٹی کو کتوں" کے آگے ڈالنے سے انکار کیا اور ان کے مغربی نام لیوؤں نے تمام مشرقی اقوام کو غلاموں سے بدتر جانا اور مٹی میں گرے ہوئے لوگوں کو مٹی سے اٹھانے کی بجائے اور بھی مٹی میں دبانا چاہا مگر صرف اسلام کا نبی ہی وہ نبی ہے۔ اور صرف اسلام کی کتاب ہی وہ کتاب ہے جس نے تمام انسانوں کو انسان سمجھا اور یہ زرین ہدایت جاری کی کہ اگر ترقی کی گھاٹی پر چڑھنے کے آرزو مند ہو تو اپنے ساتھ ان تمام گرے ہوئے لوگوں کو بھی اٹھانا ہوگا۔ جو تمہارے پہلو میں خاک افتادہ پڑے ہیں۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد وبارک وسلم۔

الغرض اطعام کے لفظ کے ان معنوں نے جو جوڑ ملانے اور پیوند باندھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جو لغت عرب سے ثابت ہیں۔ نہ صرف قرآن شریف کا کمال ہی ظاہر کیا ہے کہ کس طرح ایک ہی لفظ کے استعمال سے متعدد اور وسیع معنی پیدا کر لئے جاتے ہیں۔ بلکہ اسلامی تعلیم کی ایک دلکش خوبی سے بھی نقاب کشائی کی ہے۔ کہ اسلام صرف یہی نہیں چاہتا کہ غریبوں کو روٹی مل جائے اور بس۔ بلکہ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ خاک افتادہ لوگوں کو مٹی میں سے اٹھا کر ترقی یافتہ لوگوں کے پہلو بہ پہلو کھڑا کر دیا جائے اور آیت میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ یہ کام خود ترقی یافتہ لوگوں کے ہاتھ سے ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کے بگڑے ہوئے دماغوں کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس انکشاف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس خیال کی بھی تصدیق ہو گئی کہ قرآن شریف میں جہاں کہیں بھی کوئی کھٹک پیدا ہو یا کوئی اعتراض کا پہلو نظر آئے تو اس میں غور کرنے یا اس کے آس پاس نظر ڈالنے سے صرف اسی کا حل ہی نہیں مل جاتا بلکہ کوئی نہ کوئی نیا علمی یا روحانی خزانہ بھی نکل آتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے متعلق کیا خوب فرماتے ہیں:۔

شکر خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہے دیکھے دل لے گیا یہی ہے
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسے خوابیں
خالی ہیں ان کی قابیں خوانِ ہدیٰ یہی ہے
اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
کہتے ہیں حسنِ یوسف دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

خاکسار
مرزا بشیر احمد قادیان ۱۸-۱۰-۴۵

چودھری مشتاق احمد صاحب اور چودھری عبد اللطیف صاحب بخیریت لندن پہنچ گئے

لنڈن۔ ۲۱ر اکتوبر۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ آج چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل ایل بی اور چودھری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں۔

نذرِ عقیدت بحضور مصلح موعود علیہ السلام

از جناب مولوی ذوالفقار علیخان صاحب گوہر

خدا کرے ترے دشمن بھی خیر خواہ بنیں
ترے غلام بنیں اور تری سپاہ بنیں

جو خدمتیں کریں تیری وہ سرفراز رہیں
فلک نشین ہوں جو خدام بارگاہ بنیں

یہ متبع ترے مسکین شکستہ حال غریب
یہ غیرتِ امراء اور رشکِ شاہ بنیں

یہ حاسدان فرومایہ و درشت زباں
تری فراست و تقدیس کے گواہ بنیں

بُرا کہیں جو تجھے جو ترا برا چاہیں
وہ لفظ ان کے لئے غم فزا و آہ بنیں

جو دیکھ سکتے نہیں تیرا رتبہ عالی
وہ تیری خاک قدم کشتہ نگاہ بنیں

خدا نے تجھ کو بنایا ہے مصلح موعود
عدو بھی در پہ تیرے آ کے داد خواہ بنیں

مجھے یقین ہے گوہرؔ کہ پیس ڈالیگا
خدا انہیں جو تری رہ میں سنگِ راہ بنیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے تین جوابات پر تبصرہ

ایک غیر احمدی شخص نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے تین سوالات کئے۔ جن کے جواب انہوں نے "فتاوے" کے زیر عنوان شائع کئے ہیں سوالات نیز ان کے جوابات دلچسپ ہیں۔ اس لئے انہیں مختصر تبصرہ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

پہلا سوال

سائل پوچھتا ہے کہ "الذی مرّ علی قریۃ خود سو سال مرا رہا۔ یعنی پوری صدی تک اس کی میت پڑی رہی۔ اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ اسی دوران میں اس کا گدھا تو ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گیا۔ مگر انظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ وہ جوں کا توں رہا یہ کہانی خلاف عقل اور بچوں کا بہلاوہ معلوم ہوتی ہے۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب

مولوی صاحب اس معقول سوال کا جواب بایں الفاظ دیتے ہیں۔ "بچوں کا بہلاوہ تو نہیں۔ قرآنی منصوصات میں آپ کو اگر ظاہری الفاظ پر اطمینان نہیں ہے۔ تو سر سید احمد خان مرحوم کی تاویل ہی مان لیجئے۔ جو اس کو خواب کا قصہ بتاتے ہیں۔ یا کسی اور صاحب سے دریافت کرلیں۔ اللہ اعلم" (اہلحدیث ۱۲ اکتوبر)

شکست خوردہ ذہنیت کے ساتھ اس رکیک جواب کی کیا ضرورت تھی۔ اور پھر اس کا نام "فتوے" رکھنا کیا معنے؟ بات صاف ہے کہ اللہ تعالٰے نے اس رکوع کے پہلے عام قانون بیان فرمایا ہے۔ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور۔ کہ میں اپنے مومن بندوں کا دوست ہوں۔ اور انہیں ہر قسم کی تاریکی، شبہ اور اشکال سے نجات دیتا ہوں۔ اس قانون کی تطبیق میں اللہ تعالٰے نے تین مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے ایک واقعہ الذی مرّ علی قریۃ کا ہے۔ اس نے جب اس مقدس شہر کو ویران دیکھا۔ تو اس کے دل میں ہوک اٹھی۔ اور اس نے کہا۔ اَنّٰی یحیٖ ھٰذہ اللہ بعد موتھا یہ بستی برباد ہو چکی ہے۔ اب اس کی آبادی کب ہوگی اور کیونکر؟ اس کے اطمینان کے لئے اس شہر کے آباد ہونے کی زمانہ اور وہاں کی کیفیت دکھائی گئی تھی۔ اس لئے عالم رؤیا میں اس مومن کو اللہ تعالٰے نے نظارہ دکھایا۔ یہ نظارہ سو سال کے واقعات پر مشتمل تھا۔ اس لئے نفس سوال کے جواب کے لحاظ سے فرمایا بل لبثت مائۃ عام۔ اور یہ نظارہ دیکھنے کا زمانہ یوماً او بعض یوم تھا۔ اس لئے اس کی تصدیق کے لئے گدھے کی موجودگی اور کھانے کے اسی طرح محفوظ ہونے کی طرف توجہ دلا دی۔ چنانچہ جب یہ امر ان پر واضح ہوگیا۔ اور وہ اس کشف کی حقیقت سے واقف ہو گئے۔ تو انہوں نے کہا اعلم ان اللہ علےٰ کل شیء قدیر۔

دوسرا سوال

سائل کا دوسرا سوال یہ ہے۔

"رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بعض صحابہ نے دجال کو ایک جزیرے میں زنجیروں سے جکڑا ہوا دیکھا۔ وہ جزیرہ کونسا ہے؟ اب تو دنیا کا کونہ کونہ معلوم ہو چکا ہے۔ اور کیا یاجوج ماجوج اور دجال اکٹھے ہی خروج کریں گے یا علیحدہ علیحدہ۔ اور یہ نسل انسانی ہے یا جن بھوت؟"

مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب

مولوی صاحب جواب میں لکھتے ہیں۔

"پوری دنیا کی تلاش ابھی تک نہیں ہوئی۔ وما یعلم جنود ربک الا ھو۔ یاجوج ماجوج حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں نکلیں گے۔ اور انہیں کے زمانہ میں مریں گے۔ دجال بھی انہی کے ہاتھ سے قتل ہوگا۔ یہ قومیں انسانی نسل سے ہیں۔ حدیثوں میں ایسا ہی آیا ہے۔"

مولوی صاحب کا یہ جواب تو بہت ہی "لطیف" ہے اگر وما یعلم جنود ربک الا ھو کا یہ مطلب ہے کہ ابھی پوری دنیا کی تلاش نہیں ہوئی۔ تو یہ آئت تو ثابت شدہ صداقت کے طور پر ہمیشہ اسی طرح رہے گی۔ پھر ماننا پڑے گا۔ کہ مولوی صاحب کے فرضی دجال والا جزیرہ کبھی معلوم نہ ہوگا۔ اس مولوی صاحب کے جواب سے یہ واضح ہوگیا۔ کہ دجال بھی ایک قوم ہے۔ اور یاجوج ماجوج اور دجال کا خروج ایک ہی زمانہ میں ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ اگر یہ الگ الگ قومیں ہوتیں۔ تو ایک وقت میں ان میں سے ہر ایک ساری دنیا پر غالب نہ ہو سکتی تھی۔ پس ماننا پڑیگا کہ درحقیقت یاجوج ماجوج ہی دجال ہیں۔ دنیوی صنعتوں اور اجیج یعنی آگ سے کام لینے کے اعتبار سے وہ یاجوج ماجوج ہیں اور مذہبی امور میں فریب اور انتہائی ملمع سازی کے باعث انہی کو دجال قرار دیا گیا ہے۔ مولوی صاحب ابھی تک اسی وہم میں مبتلا ہیں۔ کہ یاجوج و ماجوج اور دجال کا خروج نہیں ہوا۔ ابھی تک ان کا جزیرہ مخفی ہے۔ حالانکہ دیکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ یہ قومیں مشرق و مغرب میں پھیل گئی ہیں۔ ڈاکٹر اقبال نے خوب کہا ہے ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون
(بانگ درا ۔۔۔)

تیسرا سوال

سائل کا تیسرا سوال یہ ہے۔

"قرآن میں ہدہد پرندے کی لمبی چوڑی تقریر درج ہے۔ جس میں توحید باری تعالٰے اور تردید شرک میں زبردست دلائل دیئے گئے ہیں۔ کیا پرندے بھی ان امور کو سمجھ سکتے ہیں۔ تو پھر مقدس مقامات کو ناپاک کیوں کر دیتے ہیں۔ یا صرف اسی زمانے کے پرندے ٹرینڈ تھے۔ مگر اب محض جانور ہیں۔ اگر وہ بقول قادیانیوں کے آدمی تھا۔ تو اس کا ثبوت درکار ہے۔ قرآن کے الفاظ سے تو نہیں نکلتا۔ کہ وہ آدمی تھا۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب

"ہدہد ایک خاص پرند کا نام ہے۔ جس کو اردو میں کھٹوک بچھیا اور پنجابی میں چکی راہا کہتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی صحبت سے باشعور ہو گیا تھا۔ جیسے اصحاب کہف کی صحبت سے کتا۔ اور پرند اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ یہ خصوصیت اس میں امتیازی تھی۔"

اسی کو کہتے ہیں یک نہ شد دو شد۔ سائل بیچارا ہدہد کے ٹرینڈ ہونے پر ہی حیران ہو رہا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اصحاب کہف کے کتے کا مزید اضافہ کر دیا۔ علم مناظرہ میں اسی کو مصادرہ علی المطلوب کہتے ہیں۔ جو امر خود زیر بحث ہے اسی کو دلیل قرار دے دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب کا ہدہد ایک ہی تھا۔ ورنہ آجکل کے ہدہد تو بیچارے محض کھٹوک بچھیا ہی ہیں۔ انہیں تو شعور حاصل نہیں۔ شاید ان کا جدّ اعلیٰ اس امتیازی خصوصیت کو پرانے طبیبوں کی طرح "نسخہ ہائے صدریہ" کی مانند ساتھ ہی لے مرا تعجب ہے۔ کہ مولوی صاحب اس روشنی کے زمانہ میں خدائے علام کی اعلیٰ ترین کتاب کی یہ مضحکہ خیز تفسیر کرتے ہیں۔ اگر ہدہد حضرت سلیمانؑ کی صحبت سے باشعور ہو گیا تھا۔ تو اسے صحبت میں آنے اور رہنے کا شعور کس کی صحبت سے حاصل ہوا تھا؟ پھر یہ بھی حل طلب امر ہے۔ کہ جملہ انبیاء میں سے حضرت سلیمانؑ کی صحبت میں ہی یہ تاثیر کیوں تھی۔ کہ ہدہد کو باشعور بنا دیا۔ باقی نبیوں کی صحبت میں کیوں نہ تھی؟ سائل نے تو ناواقفیت سے لکھ دیا تھا۔ کہ ہدہد نام کا انسان ہونے کا ثبوت نہیں ملتا۔ حالانکہ سورۃ النمل کا مکالمہ خود روز روشن کی طرح بتا رہا ہے۔ کہ یہ الھدھد نہایت دانشمند۔ موحد اور تبلیغ کا جوش رکھنے والا اور حضرت سلیمانؑ کا مخلص کارندہ تھا۔ تاریخی طور پر بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ ھدد نام اس زمانہ میں رکھے جاتے تھے۔ بن ھدد ایک بادشاہ بھی تھا (۱ سلاطین باب ۲۰) متعدد بادشاہ اور سردار ھدد نام کے ہوئے ہیں (۱ تواریخ باب اول) ھدد بن بدد بادشاہ کا ذکر خود بخاری شریف کتاب التفسیر میں موجود ہے۔ اور یہ بات القاموس المحیط میں بھی مذکور ہے۔ بائبل سے ثابت ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی سلطنت میں "خراج کا مختار" یا بیگاروں کے گروہ کا افسر جو سردار تھا۔ اس کا نام ہدورام تھا۔ عربی بائبل میں ھدورام لکھا جاتا ہے۔ اور اردو بائبل میں اسے کبھی ادورام بھی لکھتے ہیں۔ یہ شخص حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رحبعام کے وقت بنی اسرائیل کے ہاتھوں سنگسار ہوا لکھا ہے۔

"رحبعام بادشاہ نے ھدورام کو جو خراج کا داروغہ تھا بھیجا۔ لیکن بنی اسرائیل نے اس پر ایسا پتھراؤ کیا۔ کہ وہ مر گیا" (۲ تواریخ $\frac{1}{18}$)

عیسائیوں نے کتاب مقدس کی جو قاموس شائع کی ہے۔ اس میں درج ہے۔ کہ حضرت داؤدؑ کے وقت سے یہ شخص جزیہ کی وصولی اور شاہی بیگار کے انتظام کا نگران اعلےٰ تھا۔ اور حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ اور رحبعام کے وقت تک قریباً پچاس برس تک یہ ڈیوٹی بجا لاتا رہا۔ (قاموس الکتاب المقدس جلد ۲ صفحہ ۱۵۱)

یہ سرسری سا تبصرہ ہے تا سائل کو معلوم ہوسکے کہ جو مکالمہ سورۃ النمل میں مذکور ہے۔ وہ حضرت سلیمانؑ اور ان کے ایک ذمہ دار افسر کے درمیان تھا۔ مختلف زبانوں میں ایک نام بھی مختلف صورتیں اختیار کر لیتا ہے مثلاً بائبل میں یوحنا نام ہے۔ اور قرآن میں ... [illegible] ... مولوی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر القرآن کا جو نمونہ ... [illegible] ... (ع ر م)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْر

حضرت مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری کی زندگی کے مختصر حالات

حضرت مولوی عبد الماجد صاحب کی پیدائش سنہ ۱۲۷۹ یا ۱۲۸۰ھ بماہ جمادی الثانی بروز پنجشنبہ ہوئی۔ چار سال کی عمر میں آپ کو مکتب میں بٹھایا گیا۔ کچھ دن بستی کے مشہور استادوں سے پڑھنے کے بعد پورینی کے مڈل اسکول میں داخل کئے گئے ۱۸۷۵ء میں وہاں سے مڈل ورنیکلر پاس کر کے گورنمنٹ اسکالرشپ حاصل کیا۔ اور پھر گورنمنٹ ضلع اسکول میں داخل ہوئے۔ مگر ایک سال کے بعد آپ نے انگریزی پڑھنا چھوڑ دیا۔ اور عربی پڑھنے لگ گئے۔ ان کے اس فعل سے ان کے والد صاحب مرحوم ناخوش ہوئے۔ مگر ایک سال کے بعد جب مولانا مرحوم نے علم عربی میں کافی اور امید افزاء ترقی کی۔ تو ان کے والد صاحب کی ناخوشی مبدل بہ خوشی ہو گئی۔ اور پھر وہ برابر اپنے فرزند دلبند کے معین و مددگار رہے۔ مولانا نے ابتدائی عربی تعلیم اپنی ہی بستی میں مولوی علی حیدر خاں صاحب لکھنوی و مولوی حفیظ الدین صاحب سے حاصل کی۔ اس کے بعد بغرض تکمیل تعلیم مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان سے سند تکمیل علوم عربیہ مطابق درس نظامیہ حاصل کی۔ بعد تحصیل علوم دینیہ جب مولانا مرحوم اپنے وطن واپس آئے۔ تو ان کے والد صاحب نیز دیگر رشتہ دار بہت خوش ہوئے۔ کیونکہ اپنی بستی میں مولانا پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے مطابق درس نظامیہ سند فضیلت حاصل کی تھی۔

مولانا مرحوم جب لکھنؤ سے سند فضیلت حاصل کر کے اپنے وطن مالوف پہنچے۔ تو بہت سی اصلاحیں اپنے ساتھ لائے۔ جن کو اپنی بستی میں اور خاص کر اپنے رشتہ داروں و برادری کے لوگوں میں رائج کیا۔ تیرھویں صدی کا زمانہ ایک انتہائی ظلمت و تاریکی کا زمانہ گذرا ہے۔ اس لئے مولانا کے وطن کے لوگ بھی طرح طرح کے شرک و بدعت میں گرفتار تھے۔ اس زمانہ میں ان اطراف کے شرفاء میں نکاح بیوگان کو بہت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اور چونکہ لوگوں کو اپنی شرافت پر بے جا ناز تھا۔ نکاح بیوگان کو باعث ذلت و بے انتہا نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ مولانا مرحوم نے نکاحِ بیوگان کو رواج دینے میں پورا زور لگایا۔ اس قابل تحسین کام کے رواج دینے میں پہلے تو لوگوں نے مولانا کی مخالفت کی۔ مگر پھر آہستہ آہستہ جو لوگ کہ مخالف تھے۔ ضرورت زمانہ سے مجبور ہو کر اس سنت نبویؐ پر چلنے کے لئے مجبور ہو گئے۔ اور الحمد للہ کہ اس بستی میں شرفاء میں بھی نکاح ثانی کا رواج عام ہو گیا۔ اور اس سنت نبوی کے پھر سے زندہ کرنے کا سہرا مولانا مرحوم کے سر رہا۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اس کے لئے اپنے حضور سے بہتر سے بہتر جزا دے۔

اس بستی میں عیدین کی نماز کے لئے کوئی عیدگاہ نہ تھی۔ عید کی نماز لوگ اپنے اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ مولانا نے اس خیال سے کہ عید کی نماز ساری بستی کے لوگوں کو سنت نبویؐ کے مطابق ایک جگہ پڑھنی چاہیئے۔ بامداد اپنے ایک چچا زاد بھائی جو کہ خود ذی علم اور دیندار تھے۔ ایک عیدگاہ قائم کی۔ اس موقع پر بھی لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ اور اس عیدگاہ میں صرف مولانا کی برادری کے لوگ نماز پڑھتے رہے جب تک کہ غیر احمدیوں نے احمدیوں کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر نہ کیا۔ بعد دائر کرنے مقدمہ غیر احمدیوں نے عیدگاہ پر اپنا قبضہ جمالیا۔ اور احمدیوں نے اپنی عیدگاہ الگ قائم کر لی۔ مولانا نے بیاہ شادی کی بے جا رسوم کی بھی اصلاح کی۔ اور جب اپنی چھوٹی بہن کی شادی عاجز راقم سے کی۔ تو بالکل شرعی طریقے سے۔ جس سے بستی کے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ اور اس طور سے اپنے گھر سے نمونہ قائم کیا۔ جو لوگوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوا۔ اور اسے اکثر لوگوں نے اختیار کیا۔

بعد فراغت تحصیل علم مولانا مختلف اشغال میں مصروف رہے۔ بالآخر ۱۹۰۳ء میں علامہ شبلی کے ذریعہ جو مولانا کے طالب علمی کے زمانہ کے دوست تھے۔ علی گڑھ کالج میں بعہدہ ڈین مقرر ہوئے۔ پھر ۱۹۰۷ء میں بھاگلپور کالج میں بعہدہ پروفیسر مقرر ہو کر آئے۔ اور اس عہدہ سے ۱۹۳۶ء میں ریٹائر ہو کر اپنے وطن مالوف موضع پورینی میں مستقل رہائش اختیار کی۔ جہاں سے ماہ دسمبر ۱۹۴۴ء میں قادیان دارالامان روانہ ہوئے۔ اور پھر دارالامان ہی میں بتاریخ ۳۱ر اگست ۱۹۴۵ء اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولانا جب لکھنؤ میں علوم دینیہ کے حاصل کرنے میں مشغول تھے۔ تو ساتھ ساتھ علم طب بھی پڑھا کرتے تھے۔ اور فن طبابت میں حکیم عبد العزیز صاحب لکھنوی کے شاگرد تھے۔

مولانا کو شعر و شاعری میں بھی دخل تھا۔ اردو فارسی کے اشعار عمدہ کہہ لیا کرتے تھے۔ اردو کی شاعری میں جناب امیر مینائی کے شاگرد تھے۔ جیسا کہ ان کی سوانح عمری سے جو انہوں نے خود لکھی ہے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ اسی سوانح عمری میں لکھتے ہیں۔ کہ فارسی کے اشعار کو کسی سے دکھلانے کا موقع نہیں ملا۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ جن میں سے مراۃ العربیہ اور القواعد اس مختصر مضمون میں قابل ذکر ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی کتابوں کا ترجمہ فارسی میں کیا۔ آپ کو احمدیت میں داخل ہونے کے بعد مولوی محمد علی کانپوری ثم مونگیری سے سخت مقابلہ کرنا پڑا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ جات کا جو انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف لکھے۔ جواب دینا پڑا۔ اسی سلسلہ میں آپ کی تصنیف موسومہ القائے ربانی جو مولوی محمد علی کی ایک کتاب فیصلہ آسمانی کے جواب میں ہے۔ ایک بیش بہا تصنیف اور قابل قدر چیز ہے۔

مولانا کا ایک بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ ضلع سنتھال پرگنہ کے چند مواضعات جو کہ بھاگلپور ضلع سے ملحق ہیں۔ اور جہاں بیسیوں دیہات میں ایک برادری کے مسلمان آباد ہیں۔ مولانا کے اوائل زمانہ میں وہاں ایک سنتال نکلا۔ جو اپنی سحر بیانی اور دلفریب باتوں سے اس اطراف کے مسلمانوں کو جو اس وقت محض بے علم تھے۔ اپنی طرف مائل کرنے اور اس طور سے مشرک بنانے میں کامیاب ہو چلا تھا۔ کہ مولانا مرحوم کو خبر ہوئی۔ اس خبر کے پاتے ہی مولانا وہاں جا پہنچے۔ اور اپنا ڈیرا جما دیا۔ اور اپنے وعظ و نصیحت سے وہاں کے مسلمانوں کو شرک کے قعر ضلالت میں گرنے سے بچا لیا۔ ہم سے یہ واقعہ وہاں کے بوڑھے بوڑھے لوگوں نے خود بیان کیا۔ اور اقرار کیا۔ کہ اگر مولانا مرحوم وقت پر وہاں نہ پہنچتے۔ تو پھر ہزاروں مخلوق خدا اور خاص کر امت محمدیہ گمراہ ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اس عظیم الشان کام کا اجر اپنے پاس سے عطا فرمائے۔

مولانا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خبر حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری محمڈن مشنری سے ملی۔ جن سے مولانا کو بوجہ ان کی دینی خدمات کے بڑی محبت تھی۔

مولانا بغرض شرکت جلسہ سالانہ انجمن حمایت اسلام ۱۳۰۶ھ میں لاہور گئے۔ اور اس موقع کو غنیمت جان کر لاہور سے واپسی پر عازم قادیان ہوئے۔ چونکہ بٹالہ راستہ میں پڑتا تھا۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ان کے سابق کے آشنا سا تھے۔ اس لئے ان کے پاس دو ایک روز ٹھہرے۔ اور وہاں سے مولوی محمد حسین صاحب کے مجبور کرنے پر قادیان جانے کی بجائے واپس مکان آ گئے۔ اس کا قلق مولانا مرحوم کو اس قدر تھا۔ کہ الفاظ میں اس کو ظاہر نہیں کر سکتے تھے۔ مگر چونکہ مجمع جمیع اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قلق کو ضائع نہ ہونے دیا۔ اور اپنے مرسل صادق کی غلامی میں آنے کا شرف ۱۹۰۷ء میں نصیب فرمایا۔ اور پھر ان کی دختر نیک اختر حضرت سارہ بیگم رضی اللہ عنہا کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زوجیت کا شرف بخشا۔ جو ان کے سارے خاندان کے لئے باعث فخر ہوا۔ ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مولانا کی خوبیاں تو بہت ہیں۔ مگر ان سب کے بیان کرنے کا اس جگہ نہ موقع ہے اور نہ گنجائش۔ اگر کوئی مقامی انجمن یا دیگر ابنائے وطن مولانا کی سوانح عمری شائع کرنا چاہیں۔ تو ان کی سوانح عمری جو ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی عاجز راقم کے پاس موجود ہے۔ عاجز راقم سے طلب کر سکتے ہیں۔ محمد احسان الحق از پورینی ضلع مونگیر

درخواست دُعا

دہلی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ مولوی عبد الکریم صاحب ڈرائیور آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسرائیلی اسباطِ عشرہ کی تلاش افغانوں میں

"تاریخ بائیبل" اور "نادر التواریخ" کی شہادت

بنی اسرائیل کے گم شدہ اسباطِ عشرہ کی تلاش ایک مستقل تاریخی مسئلہ ہے۔ مؤرخین نے مختلف قوموں میں ان قبائل کو تلاش کیا۔ اور اس بارہ میں مختلف تاریخی آرار قائم کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں یہ ثابت فرمایا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ جو کہ بادشاہانِ آسور کے مختلف حملوں میں اسیر ہوئے۔ افغانستان۔ کشمیر اور پنجاب کے دیگر نواحی علاقوں میں آباد ہوئے۔ یہی وہ فرقے ہیں۔ جن کو محاورۂ انجیل میں "گم شدہ بھیڑیں" قرار دیا گیا۔ اور جن تک پیغامِ حق پہنچانے کے لئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ (ملاحظہ ہو متی 15/24 یوحنا 10/16)

چنانچہ آپ نے قدیم تاریخی کتب سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ان بلاد میں آئے۔ اور ان قوموں تک پیغامِ حق پہنچا کر اپنے فرضِ رسالت سے سبکدوش ہوئے۔

اس تحقیق کی تائید میں مجھے چند ایک تاریخی کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جن سے بعض ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں

"تاریخ بائیبل" کی شہادت

A manual of Bible History کا ترجمہ تاریخ بائیبل کے نام سے پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب پادری ولیم جی بلیکی ڈی۔ڈی کی تصنیف ہے۔ اس میں بنی اسرائیل کی اسیری کے ذکر میں لکھا ہے:۔ "اسرائیل کے دس فرقوں کی بادشاہی پھر کبھی بحال نہ ہوئی۔ اور نہ کبھی ان اسیروں یا جلاوطنوں نے اکٹھے ہو کر کبھی واپس آنے کی کوشش کی۔ ممکن ہے۔ کہ ان میں سے چند ایک ان یہودی جلاوطنوں کے ساتھ واپس آئے ہوں۔ جن کو خورس بادشاہ کی طرف سے اپنے باپ دادوں کی سرزمین کو لوٹنے کی اجازت ملی۔ لیکن اس قوم کا اکثر حصہ اپنے ملک سے خارج رہا۔ اور اس معاملہ کی نسبت کہ ان اسرائیلیوں کی اولاد کہاں پائی جاتی ہے۔ کئی گمان مروّج ہیں۔ کئی وجوہ کی بناء پر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ ان میں سے بعض ہند میں اور بعض افریقہ اور ایسی جگہوں میں جو ان کی پہلی اسیری کی جگہوں سے نزدیک تھیں آباد ہوئے۔ نئے عہد نامہ کے زمانہ میں اسرائیل کی تمام قوم اس طرح مخاطب کی جاتی تھی۔

"وہ بارہ فرقے جو جابجا رہتے ہیں" (یعقوب 1/1) (تاریخ بائیبل صفحہ ۳۳۴ و صفحہ ۳۳۵)

پھر لکھا ہے:۔ "یہ بات کہ آخرکار ان دس فرقوں کی کیا حالت ہوئی۔ ایک ایسا تاریخی مسئلہ ہے۔ جو اب تک حل نہیں ہوا۔ بعض کا گمان ہے۔ کہ وہ ایشیا میں ملکِ ترکی کے نسطوری فرقے کے عیسائیوں میں شامل ہیں۔ بعض یہ لکھتے ہیں۔ کہ وہ ہند کے افغانوں میں ملتے ہیں۔" (صفحہ ۳۷۵)

اسی سلسلہ میں لکھا ہے۔ "بائیبل میں آستر کی کتاب سے یہ بات خوب روشن ہو جاتی ہے۔ کہ یہودیوں کی جو فارس کی سلطنت میں پھیلے ہوئے تھے۔ کیا حالت تھی۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں بنی اسرائیل عموماً یہودی کہلانے لگ گئے تھے (آستر 2/5) اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اب وہ فارس کی سلطنت کے ایک سو ستائیس (۱۲۷) صوبوں میں یعنی دریائے سندھ سے اتھیوپیا تک جابجا پھیل گئے۔ (آستر 3/6) (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۰۸)

بعض لوگوں کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ توما (حواری) پارتھیا میں انجیل سناتا رہا۔ مگر چونکہ اس نام کے ملک میں فارس اور مسوپتامیہ بھی شامل تھے۔ لہٰذا ممکن ہے۔ کہ توما نے اپنے کام کے لئے پطرس سے علیحدہ کوئی جگہ تجویز کی ہو گی۔ ممکن ہے کہ اس نے (بنی اسرائیل کے) تتر بتر فرقوں کی پیروی افغانستان تک کی ہو۔ بعض گمان کرتے ہیں۔ کہ افغان انہی کی اولاد ہیں۔ اور ناممکن نہیں کہ وہاں سے وہ ہندوستان بھی آیا ہو۔ اور یوں وہ روایت جو اسے ہند کا رسول بتاتی ہے۔ صحیح ہو۔" (صفحہ ۵۴۲)

اس آخری اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ توما حواری بنی اسرائیل کی تلاش میں ہندوستان آیا۔ جب توما کا ہندوستان آنا ثابت ہے۔ تو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں ہندوستان کیوں نہ آئے ہوں گے؟ جبکہ وہ فرماتے ہیں۔

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس بھیڑخانہ کی نہیں۔ مجھے ان کا بھی لانا ضرور ہے۔ اور وہ میری آواز سنیں گی۔" یوحنا 10/16

"نادر التواریخ" کی شہادت

"نادر التواریخ" یعنی تاریخ و جغرافیہ ملک افغانستان مؤلفہ جناب معراج الدین صاحب مرزا چغتائی سابق پرنسپل مدرسہ مبارکہ حبیبیہ کابل۔ اعضائے انجمن معارف افغانستان۔ اس تاریخ کا مواد مصنّف نے قیامِ افغانستان کے دوران میں نہایت تحقیق و تجسس سے جمع کیا۔ افغانستان کی قدیم تاریخ کے بیان میں صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ "اہلِ سوریا اپنے جلاوطن قیدیوں کو یہیں افغانستان قید کر کے بھیجتے تھے۔ اہلِ افغان جو اہلِ عرب ہیں۔ سب سے پہلے یونانیوں کے بعد افغانستان میں آئے۔ اہلِ عرب کی فتوحات کے بعد ترک اور مغل بھی آئے۔ غرضکہ اس وقت افغانستان میں مختلف اقوام موجود ہیں۔ مگر افغانوں کا عنصر سب پر غالب ہے۔ اور یہی لوگ اس ملک پر قابض ہیں۔" (ملاحظہ ہو نادر التواریخ صفحہ ۷۶)

پھر آگے چل کر افغانہ اور اس کی اولاد کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

"یونانیوں کے بعد افغان اس ملک میں بہ تعداد کثیر وارد ہوئے ہیں۔ یہ لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ اور طالوط کے بیٹے افغانہ کی اولاد سے ہیں۔ افغانہ کی اولاد ایک بڑی تعداد میں عرب سے ہجرت کر کے اس ملک میں آئی۔ اور یہیں آباد ہو گئی۔ عرصہ تک خانہ بدوش زندگی بسر کرتی رہی۔ اور حکومت و ملک سے انہیں کچھ سروکار نہ تھا۔ محمود غزنوی کے زمانہ سے پہلے افغانوں نے ہند پر یورش کر کے اپنی سلطنت قائم کی لودھی تغلق غلزائی (خلجی) وغیرہ عرصہ دراز تک ہندوستان پر سریر آرائے حکومت رہے۔ مگر ابھی تک ان کا کثیر حصہ خانہ بدوش زندگی بسر کرتا ہے۔ اور عربی نسل ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ یہ لوگ کوچی کہلاتے ہیں۔"

اسی تسلسل میں لکھتے ہیں۔ "افغان خود اس امر کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ وہ قوم بنی اسرائیل سے ہیں۔ اور یہ غیر اغلب نہیں۔ یہ نہ صرف افغانستان میں ہی متمکن ہوئے۔ بلکہ ان کا ایک کثیر حصہ کشمیر میں بھی جا آباد ہوا۔ کشمیری اور افغان اصل میں ایک ہی قوم سے ہیں۔ اہلِ کشمیر اور افغانوں کے خط و خال۔ اوضاع و اطوار رسومات ان کے طرزِ لباس حتّٰی کہ ظروفِ خانگی کی ساخت آج تک زیادہ تر بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔ اگر ولایتی عیسائی مشنریوں کی کتابوں کی تصاویر کو بغور ملاحظہ کیا جائے۔ تو ان کے لباس اور شکلیں بالکل کشمیریوں اور افغانوں سے ملتی جلتی ہیں۔ مٹی کے برتن جو اس وقت افغانستان میں بنتے ہیں۔ ملک شام کے قدیم ظروفِ گلی سے مشابہ ہیں۔ ان تمام باتوں کے موجود ہوتے ہوئے اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ افغان اور کشمیری بنی اسرائیلی ہیں۔"

افغانوں کا اسلام قبول کرنا کے عنوان کے نیچے لکھتے ہیں:۔

"پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعویٰ نبوت کے نو سال بعد افغانوں کو اس امر کی اطلاع ہوئی۔ اس قوم میں اس وقت ایسے لوگ موجود تھے۔ جو نبی آخر الزمان کے ظہور کے انتظار میں تھے۔ ان کو پیغمبر آخر الزمان کے علامات اور نشانات کتبِ سماوی سے معلوم تھے۔ ان لوگوں نے مجلس کر کے ایک وفد قیس نامی افغان کی سرکردگی میں ملک عرب کی طرف روانہ کیا۔ یہ گروہ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور وہ تمام علامتیں جو نبی آخر الزمان کے لئے مخصوص تھیں آپ کی ذاتِ مبارک میں موجود پا کر تمام کا تمام گروہ اسلام سے مشرف ہوا۔ عرب سے خوشخبری لیکر یہ لوگ واپس آئے۔ اور تمام قوم مسلمان ہو گئی۔

پیغمبرِ خدا کے زمانے ہی میں حضرت عبد اللہ۔ حضرت جابر اور حضرت تمیم انصاری اس ملک میں تلقینِ اسلام کے واسطے تشریف لائے۔ یہیں رہے اور یہیں فوت ہوئے۔ حضرت عبد اللہ انصاری ہرات میں مدفون ہیں۔ اور حضرت جابر اور تمیم کابل میں۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۳ تا ۸۶)

ان تاریخی حقائق سے ظاہر ہے۔ کہ افغان اور کشمیری لوگ بنی اسرائیل سے ہیں۔ یہ قومیں ان اسباطِ عشرہ میں سے ہیں۔ جو کہ اسوری بادشاہ مختلف حملوں میں اسیر کر کے لائے۔ اور ان علاقوں میں ان کو آباد کیا گیا۔ حضرت مسیح ناصری رسولاً الیٰ بنی اسرائیل تھے۔ وہ کل اسباطِ اسرائیلیہ کی طرف مبعوث ہوئے۔ یہ ان کا مشن تھا۔ اور ان کے فرائضِ رسالت میں داخل تھا۔ کہ وہ سب اسرائیلی منتشر فرقوں تک پہنچیں۔ اور ان تک پیغامِ حق پہنچائیں۔ چنانچہ آپ ان ممالک مشرقیہ میں آئے۔ اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ڈھونڈا تلاش کیا۔ اور ایک اچھے چرواہے اور گلہ بان کی طرح آپ نے ۳۰

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے - (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۸۸۳۵ منکہ الطاف علی ولد میاں ... قوم احمدی پیشہ زراعت عمرہ ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ہر نبادی ڈاک خانہ گوتم پاڑہ ضلع ٹپرہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر اگست حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے - موروثی جائیداد جو والد صاحب کی طرف سے دستیاب ہوئی ہے - ان میں ہم دو بھائی اور تین ہمشیرگان حصہ دار ہیں تفصیل یہ ہے موضع ہرنبادی میں ایک ۴ کانی مکان خام قیمت اندازاً -/۱۰۰ روپے اور زرعی زمین ۲ کانی اور نصف کانی ہے - قیمتی -/۲۵۰ روپیہ ہے - اس کے علاوہ موضع آور کا دبیرمیں ۴ کانی زرعی زمین ہے جس کی قیمت -/۱۰۰ روپے ہوگی - اور موضع چہسہلیوہ میں ۲ کانی زرعی زمین ہے قیمتی -/۱۰۰ روپے ہے - کل قیمت مذکورہ جائیداد -/۶۵۰ روپے ہے - علاوہ اس کے کرخا ملکیت میں ۴ کانی اور تین کونی زرعی زمین ہے جس کی قیمت -/۰۰ روپے ہوگی - کل جائیداد کی قیمت -/۷۵۰ روپے ہوئی - اس میں سے قرض مبلغ -/۳۶۰ روپے جو واجب الادا ہے وضع کرنے کے بعد -/۴۵۰ روپیہ باقی رہتا ہے - جس کے ½ حصہ کا میں مالک ہوں - میں اپنے حصہ کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا - نیز اس پر اور میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی -

العبد الطاف علی ساکن ہرنبادی گوتم پاڑہ بنگال - گواہ شد منشی کرم دین گوتم پاڑہ بنگال گواہ شد سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۸۳۹ منکہ حشمت بی بی بیوہ سید عبدالحی صاحب قوم سید عمرہ ۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پھلور تحصیل ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں مذیورات طلائی ۸ تولہ زیور چاندی ½ اسیر پختہ - اس کے علاوہ میرا خاوند کا

نقشہ بیعت اندرون ہند ماہ ستمبر ۱۹۴۵ء

جماعت کی ترقی کے لئے اپنے حلقہ کی رفتار بیعت کو بڑھایئے

ستمبر ۱۹۴۵ء میں کل ۱۰۵ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے - تعداد بیعت کے لحاظ سے اس مرتبہ ضلع گورداسپور اول حلقہ یوپی دوئم اور ضلع لاہور سوئم ہے - ان حلقہ جات کی بیعت علی الترتیب ۳۲ — ۲۱ — اور ۱۴ ہے - اس سال میں یہ دوسری مرتبہ ہے کہ یوپی تعداد بیعت کے لحاظ سے دوئم رہا ہے - یوپی کی بعض جماعتوں میں بیداری نظر آتی ہے - لیکن ابھی زیادہ جماعتیں ایسی ہیں کہ جنہوں نے جماعت میں اضافہ کی طرف توجہ نہیں دی - مثلاً آگرہ — علی گڑھ — بریلی — لکھنؤ — الہ آباد — بنارس — امروہہ — ساندھن —

یہ امر باعث خوشی ہے کہ ضلع ہزارہ میں اس مرتبہ ۱۱ - افراد نے بیعت کی ہے - سال بھر میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ اس علاقہ میں بیعت کی رَو چلتی ہوئی نظر آتی ہے - خدا کرے مانسہرہ - دانہ اور دیگر متعلقہ جماعتیں اس رَو سے پورا فائدہ اٹھائیں - ضلع گجرات میں بھی ۹ افراد نے بیعت کی ہے - ایک زمانہ وہ تھا کہ ضلع گجرات بیعت کے لحاظ سے اول نمبر پر تھا - افسوس ہے کہ ضلع گجرات کی جماعتیں اپنی کھوئی ہوئی عظمت اور اہمیت کو حاصل کرنے کے لئے کما حقہ کوشش نہیں کرتیں — مندرجہ بالا اضلاع بیعت کے لحاظ سے اس مہینہ میں کسی قدر ترقی کی طرف مائل رہے ہیں - لیکن بعض اعلیٰ درجہ کا کام کرنے والے اضلاع افسوسناک طور پر پیچھے رہ گئے ہیں - مثلاً پراونشل بنگال ۱۵ ، ۶ سے تنزل کی طرف جا رہا ہے فروری میں اس حلقہ میں نومبائعین کی تعداد ۴۸ تھی — اور اب ستمبر میں صرف ۳ ہے — یہی حال ضلع گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کا ہے فروری میں یہاں تعداد بیعت ۳۵ — اور — ۲۳ تھی - جو اب ستمبر میں ۷ — اور — ۲ رہ گئی ہے -

ہندوستان کی جماعتوں میں سے دس فی صدی جماعتوں میں اس مہینہ میں ۳۹ بیعتیں ہوئیں - دس فی صدی جماعتوں کا نقشہ بیعت درج ہے

(انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم تبوک تا ۳۰ تبوک ۱۳۲۴ھ

اس میں دس فی صدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۱	قادیان	۴	۱۹	گوئیکی - گجرات	×	۳۷	سیدوالہ ضلع شیخوپورہ	۱	۵۵	جانگریاں مانگا سیالکوٹ	×
۲	لاہور	۴	۲۰	کنانور — مالابار	۲	۳۸	شاہدرہ	×	۵۶	مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	×
۳	کریام ضلع جالندھر	×	۲۱	چارکوٹ کشمیر	×	۳۹	جہلم	×	۵۷	عزیزپور ڈگری ضلع سیالکوٹ	×
۴	دہلی	۱	۲۲	بھینی بانگر ضلع گورداسپور	×	۴۰	بمبئی	×			×
۵	سیالکوٹ	۱	۲۳	اٹھوال ضلع گورداسپور	×	۴۱	کھیوہ کلاس والہ سیالکوٹ	×	۵۸	جونڈہ ضلع سیالکوٹ	×
۶	حیدرآباد دکن	۲	۲۴	موسیٰ بنی مائینز بہار	×	۴۲	یادگیر - دکن	×	۵۹	لالہ موسیٰ ضلع گجرات	×
۷	کلکتہ	۱	۲۵	کرولی - اڑیسہ	×	۴۳	بھیرو چیچی گورداسپور	×	۶۰	کہنہ پور کشمیر	×
۸	کیرنگ اڑیسہ	×	۲۶	کھاریاں ضلع گجرات	×	۴۴	گجرات	×	۶۱	محمدآباد سٹیٹ سندھ	×
۹	تاسنور کشمیر	×	۲۷	دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور	۱	۴۵	کوٹ قیصرانی	×	۶۲	کھانیوالی میانوالی سیالکوٹ	×
۱۰	سنکارہ - گورداسپور	×	۲۸	پراونشل بنگال	۲	۴۶	کالکھ گڑھ ہوشیارپور	×	۶۳	شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور	۱۰
۱۱	گھٹیالیاں سیالکوٹ	×	۲۹	گنج مغلپورہ - لاہور	۱	۴۷	کراچی	×			
۱۲	ننگل کلاں ضلع گورداسپور	×	۳۰	بادی پور چک ایرج کشمیر	×	۴۸	ونجوالی گورداسپور	×	۶۴	خیبر کے منگولے سیالکوٹ	×
۱۳	ادرحمہ ضلع سرگودھا	×	۳۱	رشی نگر کشمیر	×	۴۹	فیروزپور	×			
۱۴	تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	×	۳۲	دوالمیال ضلع جہلم	۱	۵۰	ساماتہ محمودپور پٹیالہ	×	۶۵	ملتان	×
۱۵	امرتسر	×	۳۳	داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ	×	۵۱	غوث گڑھ ماجھیوہ اڈہ	×	۶۶	ناصرآباد سندھ	×
۱۶	سونگھڑہ - اڑیسہ	×	۳۴	چک سکندر ضلع گجرات	۷	۵۲	بھاگلپور	×	۶۷	ٹیپال - اڑیسہ	×
۱۷	بستی رنداں - ڈیرہ غازی خان	×	۳۵	سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	×	۵۳	کپورتھلہ	×	۶۸	پشاور	×
۱۸	محمودآباد - جہلم	×	۳۶	گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ	×	۵۴	کوئٹہ	۱	۶۹	مچوکہ - سرگودھا	×

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے کہ اسے حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع - حضور ایدہ اللہ کے ملفوظات ، خطبات - ارشادات اور تازہ رویا و کشوف و الہامات بلا ناغہ پہنچتے رہیں - اس کی یہی صورت ہے کہ جن خریداران "الفضل" کے نام وی پی بھیجے جا رہے ہیں - وہ انہیں وصول فرمالیں - ورنہ اخبار بند ہوجائے گا - اور وہ اس روحانی مائدہ سے محروم ہوجائیں گے دفتر کو جو مالی نقصان ہوگا - وہ اس کے علاوہ ہے (مینیجر)

195

خرید اراضی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اگر ان کے پاس محلہ دارالانوار - محلہ دارالبرکات محلہ دارالفضل - محلہ دارالرحمت یا دیگر محلہ جات میں اراضیات برائے فروخت ہوں تو وہ میرے پاس فروخت کر سکتے ہیں -

خاکسار - خان محمد عبد اللہ خان دارالسلام قادیان

ضرورت ڈرائیور

ایک ایسے محنتی میکینیک ڈرائیور کی ضرورت ہے - جو کم از کم چھ سات جماعت تعلیمی قابلیت رکھتا ہو - زمیندارہ طبقہ سے ہو - درخواست کے ساتھ سرٹیفیکیٹ آنے چاہئیں - تنخواہ للعہ سے فٹہ تک حسب لیاقت دیجائے گی

خاکسار :- خان محمد عبد اللہ خان - کوٹھی دارالسلام قادیان

امیرو! غریبوں کا بھی کچھ خیال کرو

(آپکی دولت اور زندگی بیکار ہے - اگر یہ حیرت انگیز ادویات غریبوں کیلئے موجود نہ ہوں)

سرپ ناشک } بغیر مارے اپنی عجیب و غریب طاقت سے سانپوں کو بھگا دینے والی اور رکھنے ہوئے انسانوں حیوانوں کو ملک الموت کے پنجہ سے بچانے والی دوا جو عرصہ پچیس سال سے لاکھوں زندگیوں کو بچا چکی ہے - قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنے (عہر)

بچھووش ناشک } بچھو کے زہر کو ایک سکنڈ میں جادو کی طرح اتار کر روتے ہوئے انسان کو ہنسا دینے والی دوا - قیمت فی شیشی دس آنے ۱۰/

جور ناشک } ملیریا اور ہر قسم کے بخارات کو ایک روز میں بھگا دینے والی ہندوستانی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ حیرت انگیز دوا - قیمت چالیس گولی ایک روپیہ چار آنہ عہر

درد ناشک } سر سے لیکر پاؤں تک کہیں بھی کیسا ہی درد کیوں نہ ہو - نیز عورتوں کے ماہواری درد میں جادو کی طرح اثر دکھانے والی عجیب و غریب دوا - قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ عہر

ہیضہ ناشک } لوگ کہتے ہیں کہ یہ دوا نہیں ہے بلکہ ہیضہ کے مریض کی جان بچانے کے لئے ایک "خدائی طاقت" ہے - سچ ہی تو اس کا نام لوگوں نے "سنجیونی" بوٹی رکھ لیا ہے - جو حقیقتاً ہندوستانی جڑی بوٹیوں کا ایک کرشمہ ہے جو مریض کو موت کے پنجہ سے بچا لیتا ہے قیمت بھی تو اللہ کے فضل سے کم ہے یعنی چالیس گولی ایک روپیہ چار آنہ جو کہ چار مریضوں کی جان بچانے کے لئے کافی ہیں -

نوٹ :- اوپر کی قیمت صرف لاگت خرچ ہے اور یہ سب ادویات کارخانہ ہذا میں ہر قوم کے غریبوں کو مفت تقسیم ہوتی ہیں - اور باہر بھی ہزارہا آدمی درجنوں منگوا کر غریبوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں - ایسے صاحبان کیلئے سپیشل رعایتی ریٹ مقرر ہیں - یعنی سرپ ناشک - درد ناشک - جور ناشک - ہیضہ ناشک فی درجن بارہ روپے - بچھو ناشک درجن چھ روپے - محصول ڈاک علیحدہ لگتا ہے - آپ بھی غریبوں کو مفت تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں - اور ان ادویات کو ہر وقت گھر میں موجود رکھیں نہ معلوم کس وقت مصیبت آن پڑنے پر آپ اپنی نیز دوسروں کی حفاظت کر سکیں - سپیشل رعایتی ریٹ ۳ درجن سے آدھے درجن سے کم پر لاگو نہ ہوگا - اور دو روپے سے کم ادویات وی پی نہیں بھیجی جائیں گی - محصول ڈاک کم از کم پندرہ آنہ لگتا ہے -

پتہ :- راجہ حبیب کے ایل شرما اینڈ سنز رئیس اینڈ بینکرز (۲) جگادھری (پنجاب)

چاہی آٹھ کنال بارانی ۸ کنال - اور ایک مکان رہائشی ہے - جس کے کمرے دو عدد اور برآمدے دو عدد ہیں وغیرہ - اور سفید اراضی تعداد ی بیس مرلہ شہر میں ہے - مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں - اور آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی -

العبد: شیخ غلام جیلانی معرفت ماسٹر سراج الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول عارف والا ضلع منٹگمری - گواہ شد ماسٹر سراج الدین - گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا -

نمبر ۸۸۴۹ منکہ عبد الرشید ولد ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں مجھکو ۲۵/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے - جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں - اگر میرے مرنے کے بعد کوئی میری کسی قسم کی جائیداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی - العبد عبد الرشید موصی گواہ شد عبد الستار برادر موصی - گواہ شد ڈاکٹر عبد الرحیم دہلوی -

فوری ضرورت

مسجد احمدیہ آگرہ و ملحقہ لائبریری کے لئے ایک ہوشیار اور محنتی اور سلسلہ کی کتب وغیرہ سے واقفیت رکھنے والے احمدی دوست کی ضرورت ہے تنخواہ چالیس و پچاس روپے تک حسب لیاقت دیجائے گی صرف رہائش کا انتظام کر دیا جائیگا خواہشمند دوست اپنی جماعت کے پریزیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر تصفیہ کریں

سیٹھ الہ جوایا سوداگر چرم شو مارکیٹ آگرہ

سندھ کی اراضی کیلئے منشیوں کی ضرورت

زمیندارہ خاندان سے تعلق رکھنے والے اور زمیندارہ کام سے اچھی طرح واقف ہوں - تعلیم مڈل محنتی دیانتدار مخلص اور صحت مند منشیوں کی ضرورت ہے - ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں پریزیڈنٹ صاحبان کی تصدیق سے بھجوائیں - تنخواہ تیس روپے ڈینگ الاؤنس نو روپے کے علاوہ ایک من غلہ ماہوار دیا جائے گا -

دفتر اراضی سندھ واقع دفتر ڈاک قادیان

کچھ روپیہ سیونگ بنک میں جمع ہے - جس کا مجھے علم نہیں - میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - ایک لڑکا بشیر احمد میری سوکن کا ہے - اور ایک لڑکا میری ہمشیرہ کا ہے میں نے اس کو پالا ہے - وہ بھی میری محبت کے انعام کا حقدار ہے - جس کا نام منظور احمد شاہ قریشی ولد میاں بشیر احمد قریشی ساکن سرسنت پور ہے - بشیر احمد میرے خاوند کا لڑکا ہے - وہی حقدار ہے - الامۃ: رحمت بی بی - گواہ شد مبارک شاہ - گواہ شد عمر بخش - گواہ شد نذیر محمد شرسنت پور +

نمبر ۸۵۹۴ منکہ شیخ غلام جیلانی ولد شیخ سمندر دین صاحب قوم شیخ صدیقی پیشہ زمیندارہ عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ساماں ۵.۹ حصہ ضلع کیمبل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اسوقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں - اراضی ۸۴ کنال واقع موضع ساماں ضلع کیمبل پور بلا شرکت غیرے ہے - جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے -

سرور زندگی

ہاضمہ کی خرابی سے نظام معدہ بگڑ کر دماغی تھکاوٹ جسمانی اعصابی کمزوری کے باعث نیند نہیں آتی - لہذا

DIGE SOLE

ہی ایک صحت بخش ٹانک دوا ہے جو تمام اعصابی کمزوریوں کو رفع کر کے جسم میں طاقت پیدا کرتی اور گہری نیند لاتی ہے کھانے میں خوش ذائقہ ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے - محصول بذمہ خریدار

کنول اینڈ کمپنی بٹالہ پنجاب

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں - تو

" شباکن "

استعمال کریں - قیمت ۱۶ گولیاں مع پچاس قرص ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ آج ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر آکنلک نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ ہندوستان کے بحری اور ہوائی بیڑے میں ہندوستانی افسروں کو اعلیٰ عہدے دینے کے لئے حکومت ہند نے یہ پالیسی اختیار کی ہے۔ کہ آئندہ ان میں مستقل کمشن صرف ہندوستانیوں کو دیا جایا کریگا۔ جب تک کافی ہندوستانی ان جگہوں کو پُر کرنے کے لئے مہیا نہ ہوسکیں گے۔ اس وقت تک عارضی طور پر برطانوی افسروں کو متعین کیا جائیگا۔ لیکن وہ برطانوی جو مستقل جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔ ان پر اس قانون کا اطلاق نہ ہوگا۔

بٹاویہ ۲۲ اکتوبر۔ لارڈ مونٹ بیٹن سپریم کمانڈر نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ نیدرلینڈ ایسٹ انڈیز کے کمانڈر جنرل کریسٹیسن کو جاوا کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ وہ صرف جاپانی سپاہیوں کو نہتا کرنے کا کام سرانجام دیں گے۔

چنگکنگ ۲۲ اکتوبر۔ دس لاکھ ۹۰ ہزار جاپانی سپاہیوں کو چین میں اس وقت تک نہتا کیا جا چکا ہے۔ مسلسل دو ماہ سے یہ کام جاری ہے۔ اب وہ اپنی آخری منزل پر ہے۔

چنگکنگ ۲۲ اکتوبر۔ بہت سے چینی سپاہی فارموسیٰ پہنچ گئے ہیں۔ جو جاپانی سپاہیوں کو نہتا کرنے کا کام شروع کر دیں گے۔

ٹوکیو ۲۲ اکتوبر۔ یکم نومبر کو جاپان کے اصلی باشندوں کی مردم شماری شروع کی جائیگی۔

ٹوکیو ۲۲ اکتوبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر بہت جلد جاپانی براڈکاسٹنگ سٹیشن کو بند کرکے کمرشل ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی اجازت دیدینگے۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ برطانیہ اور امریکہ میں مزدوروں کی ہڑتال میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ بلکہ ہر روز مزید مزدور کام چھوڑتے جا رہے ہیں۔ جلد خاتمہ کے کوئی آثار نہیں ہیں۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ پروفیسر برنارڈ شا اب اخبار "ڈیلی ورکر" میں کام شروع کر دیں گے۔ جو کمیونسٹ اخبار ہے۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ منگولیا میں استصواب رائے عامہ ہو رہا ہے۔ اس کے ذریعہ فیصلہ کیا جائیگا۔ کہ منگولیا آزاد ہو یا نہ

پیرس ۲۲ اکتوبر۔ ایک فرانسیسی افسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانس اپنی نوآبادیوں کے مسئلہ کا ایک مناسب حل تلاش کرنا چاہتا ہے۔ فرانسیسی ہند چینی کی قوم پرست تحریک مارچ ۱۹۴۵ء تک صحیح معنوں میں قوم پرست تھی۔ اور وہ جاپانیوں کی مزاحمت کرتی تھی۔ لیکن اس کے بعد اس نے جاپانیوں سے اسلحہ حاصل کیا۔ جاپانی اس تحریک کے ساتھ مل گئے۔ اور جاپانی ہند چینی کے نوجوانوں پر غلبہ پا رہے ہیں۔ اور انہیں تشدد پسند فیسی ایسٹوں کی حیثیت میں منظم کر رہے ہیں۔ اب یہ قوم پرست پارٹی ہند چینی کی اکثریت کی نمائندگی نہیں کرتی۔

رنگون ۲۲ اکتوبر۔ چند روز ہوئے سائیگان میں انامیوں کی طرف سے پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ جن میں ہندوستانی افسروں اور سپاہیوں سے دردناک اپیل کی گئی کہ وہ انامیوں کے خلاف لڑائی بند کر دیں۔ پمفلٹ میں لکھا تھا۔ دوستو تم کئی سالوں سے اتحادیوں کی طرف سے فیسی ازم کے خلاف لڑتے رہے ہو۔ اب تم ہمارے ملک میں آ گئے ہو۔ لیکن تمہارا کام جاپانیوں کو غیر مسلح کرنا ہے۔ یہی کام کرتے رہو۔ یاد رکھو کہ تمہارے ملک میں بھی تمہارے بھائی آزادی کے لئے لڑائی کر رہے ہیں۔ ہماری اور تمہاری منزل ایک ہی ہے۔ اس لئے ہمیں شانہ بشانہ چلنا چاہیئے۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ نے دارالعوام میں اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ نے یونان کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ وہ یونان میں طاقت کے استعمال سے اقتدار حاصل کرنے کی ہر کوشش کی مخالفت کریگا۔

پونا ۲۲ اکتوبر۔ ہندوستان کے مشرقی ساحل پر جو طوفان آیا تھا۔ وہ حیدرآباد کے جنوب مشرق تک پہنچ گیا۔ اب غالباً یہ طوفان مغرب کی طرف حرکت کریگا۔ طوفان کے باعث اڑلیسہ۔ مدراس۔ دکن۔ جنوبی حیدرآباد اور مالابار میں موسلا دھار بارش ہوئی۔

واشنگٹن ۲۲ اکتوبر۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وینیزویلا میں بغاوت ہو گئی ہے۔ کچھ افسران کے علاوہ باقی فوجیں ابھی تک حکومت کے ساتھ ہیں۔ باغیوں نے صدر کے محل پر قبضہ کر لیا ہے۔

برلن ۲۲ اکتوبر۔ برطانوی امریکی خفیہ پولیس کے اعلیٰ افسروں نے حکومت برطانیہ اور امریکہ سے درخواست کی ہے۔ کہ جہاں تک تحقیق و تشخیص کے تعلق سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہٹلر برلن میں مر گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایوا براؤن بھی مر گئی۔ اس لئے اس کے خلاف مقدمہ کے کاغذات داخل دفتر کر دیئے جائیں۔

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ پیرس میں گذشتہ اگست میں جو کانفرنس ہوئی۔ اس میں امریکہ۔ روس۔ فرانس اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا۔ اس معاہدہ کا متن شائع ہو گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ طنجہ کی موجودہ حکومت عارضی ہوگی۔ مستقل آئین مرتب کرنے کے لئے مجوزہ کانفرنس مارچ ۱۹۴۶ء سے پہلے نہ ہوگی۔

مدراس ۲۲ اکتوبر۔ شدید بارشوں کی وجہ سے مدراس اور کلکتہ اور مدراس اور کالی کٹ کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ مدراس اور بزواڈہ میں تار اور ٹیلی فون کے تار بھی ٹوٹ گئے۔ اور تار کے بعض کھمبے بھی اڑ گئے۔

واشنگٹن ۲۲ اکتوبر۔ ممالک متحدہ امریکہ کے ایک سرکاری افسر نے یونائیٹڈ پریس امریکہ کے نمائندے کو بتایا۔ کہ حکومت امریکہ کو جنوب مشرقی ایشیا خصوصاً ہالینڈ کے جزائر شرق الہند اور فرانسیسی ہند چینی کے مسائل میں مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ حکومت امریکہ کی پالیسی یہ ہے۔ کہ ان دونوں نوآبادیات کی چپقلش سے علیحدہ رہے۔ اور دونوں جماعتوں کو مشورہ دے۔ کہ وہ پرامن ذرائع سے اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کریں۔

برلن ۲۲ اکتوبر۔ حال میں امریکی افسران کو جرمنی کی نازی پارٹی کے دفتر کا جو ریکارڈ ملا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ نازی پارٹی کے ارکان کی تعداد ۸۰ لاکھ تک پہنچی ہوئی تھی۔ ایک اور فائل میں نازی پارٹی کے ۲۰ لاکھ ارکان کے نام جمع ہیں۔ ان ارکان میں بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو دنیا کے مختلف ممالک میں بستے ہیں۔

برلن ۲۲ اکتوبر۔ جرمنی کے جنگی مجرمین کے خلاف جرائم کی فہرست کو شائع کر دیا گیا۔ یہ فہرست ۲۴ جنگی مجرموں کے خلاف بین الاقوامی فوجی عدالت کی الزامی دستاویز ہے۔ تمام مجرمین نازی ہیں۔ اور ان کے خلاف جرائم اتنے شدید ہیں۔ کہ کوئی قوم تنہا ان پر مقدمہ نہیں چلا سکتی۔

ٹوکیو ۲۲ اکتوبر۔ جاپان کے فنانس منسٹر نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ جاپان کی بڑی بڑی کمپنیاں اور تجارتی فرمیں توڑ دی جائینگی۔ اس بارہ میں اتحادیوں کی پالیسی سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف نے اعلان کیا ہے۔ کہ سمندر پار کے سپاہیوں کو خط لکھنے کے لئے ایک نئی قسم کے فارم چھاپے جا رہے ہیں۔ جو نومبر کے آخر تک تیار ہو جائینگے۔

سیگاؤں ۲۲ اکتوبر۔ اتحادی کنٹرول کمیشن نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ بہت سے مفسد نیشنلسٹوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ جنرل گریسی کے حکم سے کمبودیا کے وزیر اعظم کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بٹاویہ ۲۲ اکتوبر۔ جاوا میں جن علاقوں پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔ ان کے علاوہ سب پر نیشنلسٹوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور ڈاکٹر سکارنو کی زیر سرکردگی ایک خود مختار حکومت قائم کر لی ہے۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر ہندوستان کے کمانڈر انچیف بذریعہ ہوائی جہاز نیپال روانہ ہو گئے۔ جہاں آخری نیپالی رجمنٹ کی واپسی پر ایک شاندار جشن منایا جانیوالا ہے۔ سر آکنلک ۶ روز مہاراجہ نیپال کے مہمان رہیں گے۔

ٹوکیو ۲۲ اکتوبر۔ نئے جاپانی کابینہ کے ویلفیئر منسٹر مسٹر ہتوشی اشیدا نے یونائیٹڈ پریس امریکہ کے نامہ نگار کو ایک ملاقات کے دوران میں بتایا ہے۔ کہ جاپانی لوگ ایسی پارلیمنٹری حکومت کے خواہشمند ہیں۔ جس میں شہنشاہ کی حیثیت وہی ہو۔ جو انگلستان کے بادشاہ کی ہے۔ اہم اختیارات پارلیمنٹ کے قبضہ میں ہوں۔ جن میں صلح و جنگ کے اختیارات بھی شامل ہونگے۔ ہتوشی اشیدا نے مزید کہا۔ کہ تعلیم کی کمی کی وجہ سے جاپانی جلد ہی پارلیمنٹری حکومت قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کافی وقت لگے گا۔ جاپانیوں کی اکثریت پارلیمنٹری حکومت سمجھتی ہی